کی یہ ادائیں انشاء اللہ ان کے لئے بارگاہِ ایزدی میں خلعتِ قرب و رضا سے سرفرازی کا ذریعہ بنے گی۔ جرأت و بے باکی، سخاوت و مہمان نوازی، دین کے اعلاء و اشاعت کے ہر ہر میدان میں جرأت مندانہ کردار اور آتشِ نمرود میں بے خطر کود پڑنے کا ابراہیمی جذبہ، پھر اس کے ساتھ گردو پیش ماحول اور مجلس سے جلد متاثر ہو جانے والی سادہ دلی، مولانا کی یہ سب ادائیں ملت کو رلاتی رہیں گی۔ وہ ایک عظیم مکتبِ فکر کے محبوب تھے۔ ہزاروں تلامذہ کے استاد تھے اور استاد بھی ایسے کہ معلمِ قرآن اور کئی دینی تعلیمی مراکز کے مؤسس و مدیر۔ اور ان سب خدمات اور فیوضات کی وجہ سے ان کی وفات وقت کا ایک عظیم سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ملتِ مسلمہ کو مولانا مرحوم کا نعم البدل عطا فرما دے اور ان کے اخلافِ صدق، تلامذہ، معتقدین اور مدارس کے ذریعہ ان کا فیض جاری و ساری رہے۔

اسلام آباد میں اسلامی وزراء خارجہ کا حالیہ اجلاس بھی ملتِ مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی کی علامت بن کر مفید تبادلۂ خیالات اور مؤثر قراردادوں کا ذریعہ بنا، اسلامی ممالک کے نمائندوں کو مل جل کر درپیش مسائل پر اظہارِ خیال کا موقع ملا۔ اصل مسئلہ تو عملی طور پر کچھ کرنے اور قراردادوں سے بڑھ کر عملی اقدامات کا ہے۔ کاش! حق تعالیٰ امتِ مسلمہ کے ان زعماء کو عمل کی توفیق سے نوازے۔

پھر قراردادوں کی شکل میں مسلمانوں کی یکجہتی پر مبنی احساسات اور عزائم کا اظہار بھی نہایت قابلِ تحسین اور خوشگوار مستقبل کی نشاندہی کرنے والی بات ہے۔

اس کانفرنس کی اہم قراردادوں میں ایک قرارداد کے ذریعہ صدرِ پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو پورے عالمِ اسلام یعنی ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا نمائندہ بنا کر اقوامِ عالم کی جنرل اسمبلی کے ۳۷ ویں اجلاس میں اسلام کی ابدی صداقتوں پر مشتمل پیغام پہنچانے کے لئے مامور کیا گیا ہے کہ وہ جا کر انہیں اسلام اور عالمِ اسلام کا پیغام پہنچا دیں۔ اس طرح صدیوں کے بعد شاید کسی ایک فرد میں بسیط ارض کے سارے مسلمانوں کے جذبات و احساسات مرتکز کر کے اسلام کے عالمگیر پیغامِ اتحاد کی عکاسی کی گئی ہے۔ عالمِ اسلام کے اتحاد، مرکزیت اور ایک نقطۂ جذب و انعکاس پر سب کا اتفاق یہ ایک ایسا خواب ہے جس کے لئے پچھلے سو ڈیڑھ سو سال سے ملت کے نابغۂ روزگار مفکرین و مصلحین نے زندگیاں نثار کر دی ہیں۔ تفضامن عالمِ اسلام کے آخری عظیم منادو مبلغ شاہ فیصل مرحوم بھی شاید اسی "جرم" کی بھینٹ چڑھ گئے۔ آج یہ فیصلہ ایک گونہ ان خوابوں کی تعبیر کا نقطۂ آغاز ہے کہ ملتِ مسلمہ کسی اہم ذمہ داری کے لئے کسی بھی ایک فرد پر جمع ہو سکتی ہے۔ اور ذمۃ المسلمین واحدۃ اور المسلمون کجسد واحد کا ظہور

کیا عجب کہ یہی وقت بدرجۂ اتم ہو جائے۔ جہاں اس عظیم اعزاز و اکرام کو ہم صدر پاکستان کیلئے اسلام کے ساتھ ان کے گہرے اور والہانہ تعلق اور ہر محاذ و میدان میں اسلام کی ترجمانی و تبلیغ کا خدائی صلہ سمجھتے ہیں وہاں اس لحاظ سے ان کے لئے اور ان کے واسطے سے پوری پاکستانی قوم کے لئے نمائندگی کا یہ اعزاز ایک عظیم ابتلاء و امتحان بھی سمجھتے ہیں۔ صدر پاکستان جب عالمی سٹیج پہ ایک اسلامی ریاست اور مسلمان معاشرہ کے پاکیزہ خدوخال پر مبنی تصویر رکھیں گے۔ تو دنیا کی نگاہیں اس تصویر کی تعبیر کے لئے اولاً صدر محترم ہی کی ریاست کی طرف اٹھیں گی اور وہ اسلام کے سنہری اصول اور حسین نقوش کو پاکستانی معاشرہ میں تلاش کرنا چاہیں گے۔

صدر محترم اسلام کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے ہوں گے۔ مگر ہماری دعا ہے کہ وہ عالمی سٹیج پہ اسلام کی نمائندگی سے قبل زیادہ سے زیادہ وہ تمام ممکن اسلامی اقدامات عملی طور پہ فرما سکیں انہیں رائج کر سکیں اور انہیں جاری و ساری کر سکیں کہ جن کی وجہ سے وہ نہایت جرأت اور شرح صدر کے ساتھ اور سربلندی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچا سکیں، اگر عملی انقلاب کی قوت ان کی پشت پر ہوگی تو ان کا ضمیر بھی بے خلش ہو کر اس عظیم ذمہ داری کو نبھا سکیں گے لیکن اگر بات صرف وعظ و تقریر اور پاکیزہ جذبات کے اظہار تک محدود رہے اور وہ اندرونی یا بیرونی رکاوٹوں اور مجبوریوں کی وجہ سے ایسے ہی بے بس رہے جیسا کہ اب تک ہیں تو اس عظیم اعزاز و افتخار کے موقع سے انہیں اور نہ ملت مسلمہ کو کوئی نکتۂ نظر خواہ فائدہ پہنچ سکے گا۔ ولا فخر الا لله۔ ہماری دعا ہے کہ حق تعالیٰ اسلامی اقدامات کے سلسلہ میں صدر محترم کا حامی و ناصر ہو اور ان کو عملاً اتنا کچھ کر کے دکھانے کی توفیق نصیب ہو کہ جنرل اسمبلی میں وہ سر اونچا کر کے اقوام عالم کو دعوتِ اسلام دے سکیں۔ اس طرح ان کی سربلندی پوری ملت کی پوری پاکستانی قوم کی اور ہم سب نام لیوایانِ اسلام کی سربلندی ہوگی۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق